NATIONAL SENIOR CERTIFICATE EXAMINATION
NOVEMBER 2016

URDU FIRST ADDITIONAL LANGUAGE: PAPER I

Time: 2 hours | 80 marks

PLEASE READ THE FOLLOWING INSTRUCTIONS CAREFULLY

1. This question paper consists of 7 pages. Please check that your question paper is complete.
2. Read the questions carefully and follow all instructions.
3. Start each question on a new page. Answer Sections A, B and C.
4. All answers must be in URDU.
5. Strike out all rough work.
6. Your writing must be neat, clear and legible. Leave a line open between answers.

IEB Copyright © 2016

SECTION A COMPREHENSION

سوال نمبر1

لندن کی سیر

لندن پہنچنے کے بہت دن بعد تک ہم انگریزی کھانوں کو ترستے رہے۔ ہوا یہ کہ جس شام ہم یہاں وارد ہوئے، ہوٹل میں ایک پاکستانی صاحب مل گئے۔ بولے "چلیے پہلے آپ کو کھانے کا ٹھکانا بتادوں"۔ ہم نے کہا "بسم اللہ"۔ وہ پُر پیچ جگہوں میں لے گئے اور ایک جگہ لے جاکر کہا۔ "یہاں آپ کو عمدہ پاکستانی کھانا اور حلال گوشت ملے گا"۔ اچھّا تو نہ تھا، قیمے میں پانی بہت ڈال رکھا تھا، مگر خیر!

ایک جگہ تو جہاں بَدرِ عالَم لے گئے تھے، بیرے نے، کہا "جناب ! کیا پان نہیں کھائیے گا؟" ہم نے کہا پان؟ بولے، "جی ہاں! کیسا کھاتے ہیں آپ؟" بہت دن سے پان نہیں کھایا تھا۔ اس روز اس کا بیِڑا بھی مُنہ میں رکھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ڈھونڈنے والے کو یہاں پان بخوبی مل جاتے ہیں، لیکن سڑک پر پچکاری مارنے کی اجازت نہیں ۔ جگہ جگہ لکھا ہے کہ کچرا ڈالنے یا گندگی پھیلانے والے کو دس پونڈ جرمانہ۔

ہمارے ہاں کے ایک بزرگ ایک دن جنیوا کے ہوٹل کے باہر سیر کر رہے تھے اور پان کی پچکاریاں مار رہے تھے کہ کچھ بچّوں نے دیکھ لیا اور پولیس کو رپورٹ کردی کہ ایک شخص خُون تھوک رہا ہے۔ فوراً کانسٹیبل آئے اور کہا "چلو اسپتال چلو" یہ بہت بِھنّائے اور انگریزی میں غصّہ کرنے لگے کہ میں تو یہ ہوں ، وہ ہوں، تم مجھے اسپتال نہیں بھجوا سکتے۔ لیکن جنیوا کے کانسٹیبل انگریزی کیا جانیں! اتفاق سے ایک بھلے مانَس کا گزر اُدھر سے ہوا۔ اُس نے صورتِ حال سمجھی اور سمجھائی اور ان سے کہا کہ پانوں کی ڈبیا نکال کر ان کو دکھایئے۔ بڑی مشکل سے چُھٹکارا ہوا۔

پچھلے ہفتے ہم لندن سے باہر برمِنگھم بھی گئے۔ برمِنگھم کے بعض حِصّوں میں گوجراں والہ اور سیالکوٹ کا نقشہ پایا۔ ایک سڑک پر تو سترّفی صد دُکانیں پاکستانیوں کی تھیں۔ یُونس سویٹ مارٹ سے ہم نے بھی جلیبیاں اور پیڑے کھائے۔ یہاں مستقل رہنے والے پاکستانی بالعُمُوم پاکستانی قصائیوں سے گوشت لیتے ہیں۔ جابجا دُکانیں ہیں جن پر لکھا ہے۔ یہاں حَلال گوشت ملتا ہے (بعض ہلال گوشت بھی لکھتے ہیں) ۔

یہاں قصائی کی دکان آئینہ وار ہوتی ہے۔ جانوروں کا ڈاکٹر باقاعدہ معائنہ کرتا ہے۔ گوشت کے نہایت نفیس پارچے مومی کاغذ میں مَلفُوف سجے ہوتے ہیں۔ اُن پر ان کی قِسم اور قیمت لکھی ہوتی ہے۔ شیشوں کے دروازے اور کھڑکیاں اور ٹھنڈا رکھنے کو فرِیج۔ کئی بار تو یہ گوشت کچّا کھانے کو جی چاہتا ہے۔

اس نوّے لاکھ، شاید ایک کروڑ سے زیادہ آبادی کے شہر میں تنہائی ! لیکن تنہائی میں ایک مزہ بھی ہے۔

[سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ کراچی]

IEB Copyright © 2016

سوال نمبر ۱: لندن کی سیر

جواب لکھئے۔

۱- ۱. پاکستانی صاحب نے کھانے کے بارے میں کیا کہا تھا؟

۲. بچوں نے پولیس کو کیا رپورٹ دیا اور کیوں؟

۳. بزرگ کو پولیس کیوں اسپتال لے جانا چاہتے تھے؟

(8) ۴. لندن میں پان آسانی یا مشکل سے ملتا ہے؟

۲- الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

۱. نقشہ

۲. حلال

۳. صاحب

۴. تھوک

(5) ۵. بوتل

۳- ذیل کی معنی لکھئے۔

۱. مشکل

۲. پان کا بھیڑا

۳. جرمانہ

(4) ۴. قصائیوں

۴- ایک ایک پر پیراگراف لکھئے۔ (۸-۱۰ لائن)۔

(6) ۱. برمنگھم

(7) ۲. پان کا واقعہ۔

30 marks

SECTION B SUMMARY

سوال نمبر ۲ : جائزہ

کہانی کو پڑھ کر اپنے الفاظ میں جائزہ لکھیئے۔ صرف ۷۰ الفاظ۔

دریائے سندھ کے کنارے ایک گاؤں میں دو لڑکے حنیف اور سائیں ڈِنو رہتے تھے۔ حنیف کسان کا بیٹا تھا اور سائیں ڈِنو مچھیرے کا۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔

ایک رات گاؤں والے بے خبر سو رہے تھے کہ دریا میں سیلاب آگیا۔ سیلاب کا پانی گاؤں کے اندر آپہنچا۔ گاؤں والوں نے بڑی مشکل سے دریا کے بند تک پہنچ کر جان بچائی۔ اس رات سائیں ڈِنو اپنے باپ کے ہمراہ دریا پر گیا ہوا تھا اور رات کو دونوں کشتی ہی میں سوگئے۔ سائیں ڈِنو کے باپ کی آنکھ اُس وقت کھُلی جب سیلاب زور پکڑ چُکا تھا۔ وہ ایسا بدحواس ہوکر گاؤں کی طرف بھاگا کہ اُسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ اُس کا بیٹا سائیں ڈِنو کشتی میں سویا ہوا ہے۔ جب وہ گاؤں پہنچا تو معلوم ہوا کہ اس کے سب گھر والے بند کی طرف چلے گئے ہیں، وہ بھی اُدھر چل دیا۔ وہاں گاؤں کے بہت سے لوگ موجود تھے۔ سائیں ڈِنو کے دوست نے اُسے دیکھ کر پُوچھا۔ چاچا! سائیں ڈِنو کہاں ہے؟ اب اُسے یاد آیا کہ وہ اپنے بیٹے کو کشتی ہی میں سوتا چھوڑ آیا ہے۔ وہ فوراً دریا کی طرف جانے کو مُڑا مگر گاؤں والوں نے اُسے زبردستی پکڑ کر روک لیا اور کہا: دیوانے ہوئے ہو، بیٹے کے ساتھ خود بھی موت کے منہ میں جانا چاہتے ہو؟

حنیف کی جھونپڑی چوں کہ بند کے قریب تھی اس لیے اس کے گھر والے گھر کا تھوڑا بہت سامان ساتھ لانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ اِتّفاق سے اُس سامان میں وہ تونبوں کی جوڑی بھی تھی جو تیرنا سیکھنے کے لیے اُسے سائیں ڈِنو نے دی تھی۔ جیسے ہی حنیف کی نظر تونبوں پر پڑی، اُس کے دِل میں ایک خیال آیا اور وہ کسی سے کچھ کہے بغیر تونبے کمر سے باندھ سیلاب کے پانی میں کُود گیا۔ وہ تیرتا رہا، تیرتا رہا، یہاں تک کہ پانی کے تھپیڑوں کا مقابلہ کرتے کرتے تھک کر چُور ہو گیا لیکن دوست کی زندگی بچانے کا خیال اُسے مسلسل آگے بڑھنے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ کسی نہ کسی طرح گاؤں کے درختوں کے قریب پہنچ گیا اور پوری قوّت سے چیخنا شروع کیا۔ سائیں ڈِنو! سائیں ڈِنو! ..... سائیں ڈِنو! لیکن جواب میں پانی کے

[سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ، کراچی : جون ۱۹۶۱ء]

10 marks

IEB Copyright © 2016

SECTION C LANGUAGE

سوال نمبر ۳ ۔ گرائمر

پڑھیے اور جواب لکھیے ۔

وعدہ

دو پہر کا وقت تھا، عرب کا تپتا ہوا ریگستان، ایک عرب نوجوان اونٹ پر سوار تیزی سے جارہا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ کوئی نخلستان مل جائے جہاں وہ دو پہر کو آرام کر سکے۔ دور سے اسے کھجوروں کا ایک جھنڈ نظر آیا۔ اس نے اُونٹ کو اور تیز کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک خوبصورت نخلستان میں پہنچ گیا۔ درختوں کے سائے میں پہنچ کر وہ اُونٹ سے اترا اور اُونٹ کو بٹھا کر اس کا گھٹنا باندھ دیا۔ چشمے پر سے ہاتھ مُنہ دھویا اور پانی پی کر درختوں کے سائے میں لیٹ گیا۔ لیٹتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اُونٹ نے اٹھنے کی کوشش کی جس سے اس کے گھٹنے کی رسی کھُل گئی اور وہ درختوں کے پتے کھانے لگا۔ نخلستان کے بوڑھے مالک نے اس کے مالک کو آوازیں دیں۔ مگر نوجوان تو گہری نیند سو رہا تھا۔ اِس پر بوڑھے نے ایک پتھر اٹھا کر اُونٹ پر دے مارا، جو اس کے سر میں لگا۔ اتفاق کی بات تھی کہ یہ ضرب ایسی کاری ثابت ہوئی کہ اُونٹ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ پچھلے پہر نوجوان بیدار ہوا اور اِدھر اُدھر اُونٹ کو تلاش کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی باغ میں اسے اپنا اُونٹ مردہ حالت میں ملا۔ یہ دیکھ کر نوجوان کی آنکھوں میں خُون اُتر آیا۔ سامنے اس نے دیکھا کہ ایک بُوڑھا اس کی طرف چلا آرہا ہے۔ نوجوان نے کڑک کر پوچھا: میرے اُونٹ کو کس نے مارا ہے؟ بُوڑھے کے مُنہ سے ابھی یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ "اِتّفاقیہ طور پر یہ مجھ سے ہوا" کہ نوجوان نے جھپٹ کر اس کا گلا دبوچ لیا۔ فوراً بعد ہی بُوڑھے کا بے جان لاشہ زمین پر پڑا تھا۔ نوجوان ابھی حیرت سے بُوڑھے کی لاش کو دیکھ ہی رہا تھا کے پیچھے سے دو نوجوانوں نے آکر اس مسافر کو پکڑ لیا۔ خلیفۂ دوم حضرت عُمَرؓ فاروق رضی اللہ عنہ کا عہدِ حکومت تھا۔ مدینہ اس جگہ سے قریب ہی تھا۔ بُوڑھے کے بیٹے نوجوان کو پکڑ کر دربارِ فاروقی میں لے گئے اور تمام ماجرا عرض کیا کہ اس نوجوان نے ہمارے بُوڑھے باپ کو بلاوجہ ہلاک کر دیا ہے۔ نوجوان نے مَعذِرَت کا اظہار کرتے ہوئے اقبالِ جُرم کیا اور عدالت نے بُوڑھے کو ہلاک کرنے کے جُرم میں اسے سزائے موت کا حکم سنایا۔

جب اَمیر المؤمنین نے اُس سے اُس کی آخری خواہش دریافت فرمائی تو نوجوان نے عرض کی "اے امیر المومنین! نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ اپنے سر پر قرض لے کر نہ مرو اور مجھ پر ایک یہودی کا قرض ہے لہٰذا مجھے اجازت دی جائے کہ میں اس قرض کو بے باق کر آؤں اور اپنی سزا بھگتوں۔ حضرت عُمَرؓ فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "یہ تو ٹھیک ہے۔

[سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کراچی : جون ۱۹۶۱ء ۔]

سوال نمبر ۳ وعدہ

۱. الفاظ کو واحد یا جمع میں لکھیۓ۔

۱. وقت
۲. درختوں
۳. پتّہ
۴. نوجوان
۵. بوڑھے

(5)

۲. غلط جملوں کو صحیح کر کے لکھیۓ۔

۱. رات کو نوجوان لڑکا گھوڑے پر جا رہا تھا۔
۲. نوجوان ایک بڑی دکان میں گیا۔
۳. وضو کر کے لڑکا بازار کے قریب لیٹ گیا۔
۴. بوڑھے نے پتھر اونٹ پر دے مارا اور اونٹ بھاگ گیا۔
۵. چار آدمیوں نے نوجوان کو قتل کر دیا۔

(10)

۳. کا۔ کے۔ کی کا استعمال کیجیۓ۔

۱. یہ دیکھ کر نوجوان ____ آنکھوں میں خون اتر آیا۔
۲. درختوں ____ سائے میں کئی ____ اونٹ بیٹھے۔
۳. اونٹ ____ لاش سڑک پر تھی۔
۴. نوجوان حیرت سے بوڑھے ____ لاش دیکھ کر گھبرا گیا۔

(5)

۴. مؤنث لکھیۓ:

۱. بھوں
۲. خادم
۳. نوکر

(3)

۵. الفاظ کی ضد لکھئے۔

۱. پیار
۲. فائدہ
۳. آخر
۴. نیا
۵. خوبصورت (5)

۶. مثال کے مطابق نیچے کے جملوں میں اسم اور فعل کی جمع لکھئے۔

مثلاً۔ لڑکا گھر میں ہے : لڑکے گھروں میں ہیں۔

۱. آپ کی کتاب میز پر ہے۔
۲. لڑکا ڈربن جا رہا ہے۔
۳. بڑی لڑکی بازار میں ہے۔
۴. بچی مدرسہ جا رہی ہے۔ (4)

۷. ایک ایک پر اپنے الفاظ میں پیراگراف لکھئے۔

۱. اونٹ کا واقعہ۔ (4)
۲. عدالت کا حکم۔ (4)
(۵ - ۶ لائن)۔

40 marks

Total: 80 marks

IEB Copyright © 2016